نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو رونق بخشے جس نے میری بات سنی اور اسی طرح دوسروں تک پہنچایا

بعنایتِ الٰہی

اربعین احادیث

۳۶ ھ ۱۴

تشریح و افادات

حضرت علامہ الحاج سید محمد انور چشتی دامت ظلہ العالی

سربراہِ اعلیٰ جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف

ناشر

سید غلام عبد الصمد چشتی

آستانہ عالیہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف ضلع اوریا، یوپی

نَضَّرَ اللّٰہُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئاً فَبَلَّغَہُ کَمَا سَمِعَہُ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو رونق بخشے جس نے میری بات سنی اور اسی طرح دوسروں تک پہنچایا

بفیض روحانی

امام الکاملین سید المتوکلین اکبر المشائخ حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد اکبر میاں چشتی رضی اللہ عنہ

بعنایت الٰھی

اربعین احادیث

۳۶ ھ ۱۴

حضرت علامہ الحاج سید محمد انور چشتی دام ظلہ العالی

سربراہِ اعلیٰ جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف

ناشر

سید غلام عبدالصمد چشتی

آستانہ عالیہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف ضلع اوریا یوپی

نام کتاب: **بعنایت الٰہی اربعین احادیث (۱۴۳۶ھ)**

تشریح وافادات: حضرت علامہ الحاج سید محمد انور چشتی دام ظلہ العالی

ترتیب: حضرت مولانا غلام جیلانی م صاحب مصباحی، استاذ جامعہ صمدیہ

کمپیوزنگ: حضرت مولانا محمد ساجد رضا مصباحی، استاذ جامعہ صمدیہ

پروف: غلام اختر متعلم جامعہ صمدیہ

صفحات: 64

سن اشاعت: ذی قعدہ ۱۴۳۶ھ / اگست ۲۰۱۵ء

تعداد اشاعت: گیارہ سو

قیمت: 80/ روپے

ملنے کے پتے

(۱) شعبہ نشر واشاعت جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف ضلع اوریا یوپی

(۲) مکتبہ صمدیہ جامع مسجد پھپھوند شریف ضلع اوریا یوپی

(۳) خواجہ بک ڈپو جامع مسجد دہلی

تقریظ جلیل

جامع معقول و منقول حضرت علامہ مفتی الحاج محمد انفاس الحسن صاحب قبلہ چشتی
شیخ الحدیث و صدر المدرسین جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف

گرامی منزلت، فاضلِ جلیل سیدی مخدومی الکریم حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد انور میاں صاحب قبلہ مد ظلہ العالی جو مقدس خانوادہ عالیہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف کے ایک معزز فرد، امام الکاملین اکبرالمشائخ حضرت علامہ الحاج الشاہ سید محمد اکبر میاں چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاہزادہ منظورِ نظر اور مرید و مُجاز بھی ہیں۔ تدبر و تفکر، حلم و بردباری، تواضع وانکساری، دین اور علمِ دین کی خدمت کا جذبہ، اصلاح عوام کی فکر، اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ تمام اوصاف آپ کو آباً عَنْ جَدٍّ ترکے میں عطا فرمایا ہے۔ حضرت کی زندگی کا اکثر حصہ دینی وعلمی کارناموں سے وابستہ ہے، آپ کا ایک عظیم کارنامہ جو باقیاتِ صالحات کی قبیل سے ہے، گہوارہ علم وادب جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف ہے، جہاں علوم وفنون کے مختلف شعبوں میں تقریباً ساڑھے چار سو طلبہ زیرِ تعلیم ہیں، آٹھ دس علمائے کرام شعبہ افتاء میں داخلہ لے کر افتاء کی تربیت پا رہے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور سرکار اکبرالمشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجہاتِ خاص سے تنِ تنہا دین کی وہ خدمات انجام دے رہے ہیں جو ایک باضابطہ ٹیم کے لیے بھی دشوار تر ہے۔ حضرت کی حیات وخدمات کا تفصیلی جائزہ حضرت مفتی محمد ساجد رضا مصباحی استاذ جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف نے پیش کیا ہے، اس تحریر کا مطالعہ کریں۔

حضرت اصلاحِ معاشرہ کے لیے بھی مستقل فکر مند رہا کرتے ہیں اور اصلاحِ عقائد و اعمال کے لیے حتی الوسع سعی فرماتے ہیں، تحریر وتقریر دونوں طریقے سے تبلیغِ

دین کا فریضہ انجام دیا کرتے ہیں۔ دعوتِ دین کے مبارک فریضے کی ادائیگی کے لیے آپ نے آستانہ عالیہ صمدیہ پھپھوند شریف کی جامع مسجد میں اصلاحی بیان کا سلسلہ شروع فرمایا ہے، جس میں خاص طور سے احادیث کی روشنی میں گفتگو فرمایا کرتے ہیں، پھر ہر جمعہ کو مصلیوں کے درمیان احادیث مع ترجمہ کمپوز کرا کے تقسیم فرمایا کرتے ہیں، بحمدہ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری ہے۔

اس خادم کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ جامعہ صمدیہ کے اساتذہ کرام مخدومِ گرامی مرتبت حضرت مفتی محمد اطہر میاں صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے فرمایا کہ چالیس احادیث کی تقسیم مکمل ہونے کے بعد ان کی طباعت ہو جائے اور قوم تک پہنچ جائے تو اس کا افادہ مزید عام ہو جائے گا۔ اساتذہ کرام نے مخدومی الکریم حضرت علامہ الحاج سید محمد انور میاں چشتی دام ظلہ کی خدمت میں حضرت کی یہ تجویز پیش کی، آپ نے اسے منظور فرما کر اپنی مختصر مگر عمدہ تشریح وافادات سے مزین فرمایا اور طباعت کے مرحلے تک پہنچایا۔ اس کتاب سے یقیناً قارئین کو فائدہ پہنچے گا اور عمل کرنے پر ان شاء اللہ دارین کی سعادتیں نصیب ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ حضرت کی اس خدمت اور تمام دینی خدمات کو اپنی بارگاہِ بے نیاز میں قبول فرمائے، حضرت کے مراتب ودرجات، علم وعمل اور نیکیوں میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے، اور حضرت کا سایہ عاطفت ہم سب پر قایم ودایم فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

۴/ ذی قعدہ ۱۴۳۶ھ — **محمد انفاس الحسن چشتی غفرلہ**

۲۰/ اگست ۲۰۱۵ء — خادم الطلبہ جامعہ صمدیہ دار الخیر پھپھوند شریف

تقدیم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک فرامین کی خدمت ایک عظیم المرتبت سعادت ہے۔ آپ کی 40/ احادیث کو روایت کرنے والوں کے بارے میں زبانِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مختلف بشارتیں صادر ہوئی ہیں حدیث پاک ہے:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعَلَّمَ أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهِ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ". [1]

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چالیس (۴۰) احادیث احکام دین (میں) سے سیکھے اللہ تعالیٰ اسے فقہاو علما کی جماعت میں اٹھائے گا۔

حضرت امام شرف الدین یحیی نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، کنت له يوم القيامة شافعا وشهيدا، یعنی قیامت کے دن میں اس کے لیے شفاعت کرنے والا اور گواہی دے نے والا ہوں گا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: قيل له ادخل الجنة من اى ابواب الجنة شئت۔ [2] یعنی اس سے فرمایا جائے گا جنت کے جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

ان احادیث کی روشنی میں چالیس احادیث کی نشر واشاعت اور اس کے حفظ

---

(1) جامع بيان العلم وفضله لابن عبد البر ، بَابُ قَوْلِهِ ﷺ : ...رقم الحديث: 166

(2) جامع الصغیر للسیوطی، الاربعین للنووی

وتعلیم کو علماے کرام نے خاص اہمیت دی ہے اور ہر زمانے میں اربعین کی ترتیب واشاعت کا سلسلہ جاری رہا ہے، اس ضمن میں امام شرف الدین یحیٰ نووی، امام ابن مبارک ، امام ابو بکر بیہقی ، امام فخر الدین رازی ، امام ابو حامد محمد بن غزالی وغیرہ کی اربعینات مشہور ہیں۔

بندہ ناچیز نے کچھوچھہ شریف وقرب جوار میں اصلاحِ عقائد واعمال کی تحریک چلا رکھی ہے ، جس کے تحت ماہانہ اصلاحی اجلاس ہوا کرتے ہیں ، مرد اور خواتین کے لیے الگ الگ اجلاس کا اہتمام ہوتا ہے۔ان اصلاحی مجالس میں خطاب کے لیے خاص طور سے آیات قرآنیہ کی تفاسیر اور احادیث نبویہ کی تشریحات کا سہارا لیا جاتا ہے، آستانہ عالیہ صمدیہ پھپھوند شریف کی جامع مسجد میں بھی جمعہ کے خطبات میں احادیث کی روشنی میں زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اصلاحی گفتگو کی جاتی ہے۔ان اصلاحی خطبات کے دوران مجھے محسوس ہوا کہ ہماری قوم اپنے آقا علیہ السلام کے ارشادات سے یکسر غافل اور احادیث نبویہ کے فیوض وبرکات سے محروم ہے ، اسی خیال کے پیشِ نظر میں نے ہر جمعہ کو ایک حدیث پاک کو کمپوز کرا کے مصلیوں کے درمیان تقسیم کرنا شروع کیا، الحمدللہ اس پیش رفت کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا اور نوجوان طبقے نے اس سلسلے میں خاص دل چسپی دکھائی ، بہت سارے نوجوانوں کو متعدّد احادیث متن اور ترجمہ مع حوالہ یاد ہوگئیں ۔یہ مبارک سلسلہ اب بھی جاری ہے ، اب تک چالیس حدیثیں تقسیم ہوچکی ہیں۔

جامعہ صمدیہ کے اساتذہ حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی ، حضرت مولانا محمد ساجد رضا مصباحی ، حضرت مولانا امیر الحسن چشتی وغیرہ نے ۲؍ شعبان المعظم

۱۴۳۶ھ / مطابق ۲۲؍ مئی ۲۰۱۵ء بعد نماز جمعہ یہ رائے پیش کی کہ اگر ان احادیث کو اردو، ہندی زبانوں میں ترجمہ وتشریح کے ساتھ شائع کر دیا جائے تو یہ ایک مفید کام ہو گا۔ ان حضرات کی یہ رائے مناسب تھی، میں نے ارادہ کیا کہ چالیس حدیثیں تقسیم ہو جائیں تو انہیں ترجمہ وتشریح کے ساتھ کتابی صورت دے دی جائے گی، اس طرح یہ قوم کے لیے بھی ایک بیش بہا تحفہ ہو گا اور نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس حدیثوں کے حفظ و نقل پر جو عظیم بشارت دی ہے اس کا بھی مستحق ہو جاؤں گا۔

چالیس احادیث کا یہ مجموعہ جس کا تاریخی نام میں نے ''بعنایت الٰہی اربعین احادیث ۱۴۳۶ھ'' اور سن عیسوی کے اعتبار سے تاریخی نام '' داعی راہِ حق منتخب احادیث ۲۰۱۵ء'' تجویز کیا ہے، یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش ہے، اس کی ترتیب کا کام حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی استاذ جامعہ صمدیہ نے انجام دیا ہے، اور ہندی زبان میں ترجمے کا اہم کام جناب ماسٹر الحاج محمد اعجاز چشتی صاحب بیلہا پوری نے نہایت اخلاص کے ساتھ انجام دیا ہے، ہندی کمپوزنگ عزیزی محمد راشد چشتی سلمہ نے کی ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں احادیث نبویہ کے فیوض و برکات سے مالا مال کرے، امین بجاہ حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

۳؍ ذی قعدیٰ ۱۴۳۶ھ — **سید محمد انور چشتی**

۱۹؍ اگست ۲۰۱۵ء — خادم جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف

عرضِ ناشر

دعوت دین کی فضیلت واہمیت مسلم امر ہے ، امتِ محمدیہ کو خیرِ امت کا منصب دیا گیااور كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [3] تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے نکالی گئی ہو، تم بھلائیوں کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو) فرما کر اس فضیلتِ عظمٰی کا سبب بھی بتادیا گیا۔ حدیث پاک ہے:

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَهْلٍ يعني ابن سعد - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "وَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ بِهَدَاكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ".[4]

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم اللہ کی! اللہ عزوجل تیری رہنمائی سے کسی ایک شخص کو بھی راہ حق دکھادے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے افضل ہے۔"

شیخی وابی الکریم حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد انور چشتی دام ظلہ العالی اپنی قوم کے عقائد واعمال کی اصلاح کے لیے ہمہ تن کوشاں ہیں، جامعہ صمدیہ کی سربراہی وقیادت کی انتہائی مصروفیات کے باوجود دعوت وتبلیغ کا سلسلہ مختلف طریقوں سے جاری ہے ۔ احادیث نبویہ کا فروغ اور انہیں قوم کے ہاتھوں تک پہنچا کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آفاقی پیغامات کو عام کرنا بھی تبلیغ دین کا اہم جُز ہے۔آپ جب پھپھوند

(3) آل عمران آیت ۱۱۰

(4) سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب نشر فضل العلم، رقم الحدیث ۳۶۶۱

شریف میں موجود ہوتے ہیں تو آستانہ عالیہ کی جامع مسجد میں جمعہ کے اجتماع میں پابندی کے ساتھ خطاب فرماتے ہیں، یہ خطبات جذبہ اصلاح سے لبریز اور قرآن وحدیث کے دلائل سے مزین ہوا کرتے ہیں، آپ نے تقسیم احادیث کا ایک اہم اور مبارک سلسلہ شروع فرمایا ہے، ہر جمعہ کو ایک حدیث مع ترجمہ مصلیوں کے درمیان تقسیم کی جاتی ہے، اور حاضرین کو ان احادیث کے حفظ کی بھی تلقین کی جاتی ہے۔ اب تک چالیس حدیثیں تقسیم ہو چکی ہیں۔ اب ان احادیث کا مجموعہ ترجمہ وتشریح کے ساتھ ہندی اور اردو دونوں زبانوں میں شائع کیا جارہا ہے، جو قوم وملت کے لیے یقینا مفید اور کار آمد ہے۔

اس کتاب کی ترتیب میں متعدّد احباب نے اپنا مخلصانہ تعاون پیش کیا ہے، ہم ان سب کے شکر گرازر ہیں، خصوصا حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی نے احادیث کی ترتیب، جناب الحاج ماسٹر اعجاز محمد چشتی بیلہا پوری اور عزیزی غلام اختر سلمہ متعلم جامعہ صمدیہ نے ہندی زبان میں منتقل کرنے اور عزیزم محمد راشد چشتی نے ہندی کمپوزنگ میں حصہ لیا ہے۔

کتاب میں کل چالیس احادیث شامل کی گئی ہیں، متن احادیث پر اعراب و حرکات لگا دیے گئے ہیں، ترجمہ وتشریح میں سادہ زبان وبیان کو اختیار کیا گیا ہے، ہمیں امید ہے کہ قارئین اس کتاب سے نفع اٹھائیں گے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ والد ماجد دام ظلہ کا سایہ عاطفت تا دیر قایم ودائم رکھے، آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین۔

۴/ ذی قعدہ ۱۴۳۶ھ **سید غلام عبد الصمد چشتی**

۲۰/ اگست ۲۰۱۵ء آستانہ عالیہ صمدیہ پھپھوند شریف

مخدوم گرامی حضرت علامہ الحاج

سید محمد انور میاں صاحب قبلہ

ایک تعارف

از قلم: حضرت مولانا محمد ساجد رضا مصباحی استاذ جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف

ولادت باسعادت:

مخدوم گرامی مرتبت حضرت علامہ الحاج سید محمد انور میاں چشتی دام ظلہ کی ولادت ماہِ رمضان ۱۳۷۵ھ کو آستانہ عالیہ صمدیہ مصباحیہ پھپھوند شریف میں ہوئی، تاریخی نام سید محمد رمضان حسن (۱۳۷۵ھ) رکھا گیا۔ آستانہ عالیہ صمدیہ کے مورث اعلیٰ حافظ کلام باری وصحیح بخاری، صدر مجلسِ علمائے اہل سنت حضرت خواجہ سید شاہ عبدالصمد چشتی مودودی ہیں، جو اپنے زمانے کے جلیل القدر فاضل ومحقق، مفسر ومحدث، مولف ومصنف اور مبلغ ومناظر تھے۔ تاج الفحول حضرت علامہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ اور دیگر علمائے اہلِ سنت نے ندوہ کے خلاف سرگرم تحریک چلائی تھی، اور اس تحریک کو فروغ بخشنے کے لیے مجلسِ علمائے اہلِ سنت کا قیام عمل میں آیا تھا، آپ باتفاقِ علمائے اہلِ سنت اس مجلس کے صدر قرار دیے گئے تھے۔

تعلیم وتربیت:

مخدوم گرامی مرتبت حضرت علامہ الحاج سید محمد انور میاں چشتی دام ظلہ نے ابتدائی تعلیم آستانہ عالیہ پر اپنے والد ماجد حضرت اکبرالمشائخ علامہ الحاج شاہ سید محمد اکبر میاں چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے حاصل کی، پھر آپ کے حکم سے مفتی اعظم کان پور حضرت علامہ رفاقت حسین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے گئے، کچھ عرصہ بعد مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں،

مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ ، مدرسہ شاہی چبوترہ امروہہ اور مدرسہ منظر حق ٹانڈہ کی درس گاہوں سے اکتساب فیض کرتے ہوئے خواجہ علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مدرسہ فیض الرسول براؤں پہنچے، یہ خواجہ صاحب کی تدریسی جولانیت کا زمانہ تھا، حضرت علامہ سید محمد انور میاں صاحب قبلہ فطری طور پر ذہین اور عزم و ارادے کے پختہ واقع ہوئے ہیں، آپ عہد طالب علمی ہی سے علم وفن کے دلدادہ تھے، مدرسہ فیض الرسول میں آپ کا شمار ذہین اور زیرک طلبہ میں ہوتا تھا، اپنے اوقات تعلیمی مصروفیات میں صرف کرتے، اپنے اساتذہ سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کے لیے آپ کوشاں رہتے ۔فطری ذہانت نے آپ کی صلاحیتوں میں چار چاند لگا دیے تھے۔ خاندانی شرافت ونجابت اس پر مستزاد، ان خصوصیات نے آپ کو اساتذہ کی بارگاہ میں مقبول بنا دیا تھا۔ مدرسہ فیض الرسول براؤں میں حضرت خواجہ صاحب قبلہ کے علاوہ حضرت مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی، حضرت مفتی جلال الدین امجدی، مفتی قدرت اللہ رضوی رحمہم اللہ سے بھی آپ نے اکتساب فیض کیا۔ کچھ مدت بعد جب خواجہ علم وفن مدرسہ فیض الرسول سے مستعفی ہوکر دار لعلوم غریب نواز الہ آباد تشریف لائے تو آپ بھی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد آگئے، ایک عرصے تک یہاں بھی خواجہ علم وفن کی بارگاہ سے اکتساب علم وفن کرتے رہے۔ خواجہ علم وفن جب کچھ عرصے بعد دارالعلوم غریب نواز سے مستعفی ہوکر دوبارہ مدرسہ فیض الرسول براؤں شریف تشریف لے گئے تو آپ پھر فیض الرسول پہنچ گئے۔ درس نظامی کی تکمیل اسی ادارے سے کی، یہیں سے دستار فضیلت سے نوازے گئے۔

میدانِ عمل میں:

علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل سے فراغت کے بعد آپ نے عملی میدان میں قدم رکھا، تو

سب سے پہلے مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں کے ناظم و مہتمم مقرر ہوئے۔آپ نے اپنے دورِ نظامت میں مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں میں علمائے کرام کی ایک ایسی ٹیم جمع کرلی تھی جن میں ہر ایک اپنے علم و عمل کے اعتبار سے امتیازی حیثیت کے حامل تھے۔امام علم و فن خواجہ مظفر حسین رضوی، جامع معقول و منقول حضرت علامہ مفتی رحمت اللہ صاحب قبلہ قادری، مناظر اہل سنت حضرت مفتی مطیع الرحمن مضطرؔ رضوی، عالم باعمل حضرت علامہ مفتی انفاس الحسن چشتی دام ظلہ، عالم نبیل حضرت قاضی شہید عالم رضوی اس وقت مدرسہ قادریہ کے اساتذہ میں تھے۔ مخدوم گرامی مرتبت حضرت علامہ سید انور میاں چشتی دام ظلہ نظامت کی تمام تر ذمے داریوں کے باوجود مدرسہ قادریہ کے طلبہ کو درس بھی دیا کرتے تھے۔

جامعہ صمدیہ کی توسیع کا منصوبہ بنا تو مرشدِ طریقت اکبر المشائخ حضرت علامہ شاہ سید محمد اکبر میاں چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھوں جامعہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ حضرت نے اس ادارے کی نظامت و قیادت کی ذمے داری اپنے قابلِ فخر فرزند حضرت علامہ سید محمد انور میاں چشتی دام ظلہ کو سونپی، آپ نے اپنے والد و مرشد کے حکم کے مطابق اس ادارے کی ذمے داریاں سنبھال لیں۔اس وقت سے آج تک نہایت اخلاص و لگن کے ساتھ جامعہ کی تعمیر و ترقی میں شب و روز مصروف عمل ہیں۔

جامعہ صمدیہ کے لیے آپ کی مخلصانہ جد و جہد اور اس ادارے کی تعمیر و ترقی کے لیے آپ کی جاں فشانیوں کا نتیجہ ہے کہ چودہ پندرہ برس قبل جس ادارے نے ایک جھونپڑی میں درجہ حفظ کے چند طلبہ کی تعلیم سے اپنے سفر کا آغاز کیا آج وہ معمولی ادارہ ایک معیاری درس گاہ کی شکل میں ایک وسیع و عریض سہ منزلہ عمارت میں منتقل ہو چکا ہے۔ادارے کی تعمیر و ترقی کے لیے آپ ہمیشہ کوشاں و سرگرداں رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو فکر رسا سے نوازا ہے، آپ کا

منشا یہ ہے کہ جامعہ صمدیہ ایک ایسا مثالی ادارہ ہو جس کا ہر فارغ دین کا سچا خادم بنے، تعلیم کے ساتھ تربیت کے زیور سے بھی آراستہ ہو، علم کے ساتھ عمل کا بھی خوگر ہو، آپ اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ میرا مقصد طلبہ کی ایک بھیڑ اکٹھا کرنا نہیں ہے، جامعہ میں چند ہی طلبہ کیوں نہ ہوں لیکن انہیں علم کے ساتھ ساتھ عمل کا بھی پیکر ہونا چاہیے۔

مخدوم گرامی مرتبت حضرت علامہ سید محمد انور میاں چشتی دام ظلہ خود بھی عالم وفاضل ہیں اس لیے علما واساتذہ کی اہمیت خوب سمجھتے ہیں، جامعہ صمدیہ کے اساتذہ جس مقام ومرتبے کے مستحق ہیں اس سے کہیں زیادہ نوازتے ہیں۔ اپنے اساتذہ وطلبہ کے ساتھ ایک شفیق باپ کی طرح برتاؤ ان کی فطرت ہے۔ معاملات میں شفافیت اوراصول پسندی ان کا طرہ امتیاز ہے۔ انجمن چشتیہ صمدیہ مصباحیہ کے تحت چلنے والے اداروں میں لاکھوں کا آمد وخرچ ہے، لیکن حساب وکتاب میں کہیں بھی کوئی پیچیدگی نہیں مل سکتی، ہر سال سالانہ عرس حافظ بخاری کے موقع پر سال بھر کے آمد وخرچ کا حساب قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

جامعہ صمدیہ کا ماہانہ خرچ لاکھوں میں ہے، تعمیری اخراجات اس پر مستزاد لیکن آج تک کبھی بھی کسی استاذ کو چندے کے لیے نہیں بھیجا، اور نہ عام مدرسوں کی طرح کسی طالب علم کو رسید تھمائی۔ ان کا ماننا ہے کہ اساتذہ کا کام تعلیم وتدریس ہے نہ کہ چندے کی رسید لے کر اہل ثروت کی کوٹھیوں کا طواف، اخراجات کا سارا انتظام خود ہی دیکھتے ہیں لیکن کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ کسی مدرس کی ایک مہینے کی تنخواہ بھی ادا کرنے میں ہفتہ عشرہ کی تاخیر کی ہوئی ہو، بسا اوقات قرض کی بھی نوبت آئی ہے، لیکن مقررہ وقت پر اساتذہ کو تنخواہ ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی، بلکہ ضرورت کے وقت اساتذہ پیشگی تنخواہیں بھی لے لیا کرتے ہیں۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

مخدوم گرامی مرتبت حضرت علامہ سید محمد انور میاں چشتی دام ظلہ انجمن چشتیہ صمدیہ

مصباحیہ رجسٹرڈ کے جنرل سکریٹری بھی ہیں، اس انجمن کے زیر اہتمام جامعہ صمدیہ کے علاوہ اور بھی تین ادارے، صمدیہ ہائی اسکول، فیوض صمدیہ جونیر ہائی اسکول اور مکتب اسلامیہ چل رہے ہیں ان تمام اداروں کی نگرانی اور ان کا انتظام وانصرام آپ ہی فرماتے ہیں۔ آپ کے بیشتر اوقات ان اداروں کی مالی ضروریات کی تکمیل کے لیے سفر میں گزرتے ہیں۔ علالت ونقاہت کا خیال کیے بغیر ہمہ دم تگ ودو میں لگے رہتے ہیں، آپ کے بے پناہ اخلاص کا نتیجہ ہے کہ انجمن چشتیہ صمدیہ مصباحیہ کے زیر اہتمام یہ تمام ادارے پورے شان وشوکت کے ساتھ چل رہے ہیں، اور دینی و عصری علوم کا فروغ ہورہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تدریسی صلاحیتوں سے بھی نوازا ہے۔ تدریس کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں، مشکل سے مشکل سبق کو آسانی سے سمجھانے میں آپ کو مہارت ہے، جامعہ صمدیہ کے ابتدائی دور میں آپ بعض کتابوں کا درس دیا کرتے تھے، لیکن اب مصروفیات اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ تدریس کا موقع نہیں مل پاتا، اکثر نشستوں میں فرمایا کرتے ہیں کہ مجھے تدریس کا بڑا شوق ہے لیکن ان اداروں کی انتظامی ذمہ داریوں کے سبب تدریس سے مجبور ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر تبلیغ دین کا سچا جذبہ عطا فرمایا ہے۔ اصلاحی اجلاس میں خاص طور سے شرکت فرمایا کرتے ہیں اور بڑی نصیحت آمیز تقریر فرماتے ہیں، مثالوں کے ذریعہ سامعین کو اپنی بات سمجھانے کا ہنر خوب جانتے ہیں، علمی ماحول میں علمی نکات اور عوام کی محفل میں سادہ انداز اور سہل اسلوب آپ کے خطاب کا خاص عنصر ہوا کرتا ہے۔

آپ علم الاعداد سے بھی واقفیت رکھتے ہیں، بلا کسی تامل اور غور وفکر کے نہایت موزوں تاریخی فقرے ارشاد فرمایا کرتے ہیں ۔ مثلا جامعہ صمدیہ کا تاریخی نام " ریاضِ رسولِ انام "(۱۳۹۹ھ)، میرے منتخب مضامین کے مجموعے کا نام "قلمی رشحات "(۱۴۳۵ھ صنعت

زیر و بینہ میں) اسی طرح جامعہ صمدیہ کے شعبہ تربیت افتا کے جو فتاویٰ شائع ہوتے ہیں اس مجموعے کا تاریخی نام "تحقیقی فتاویٰ طلباء جامعہ صمدیہ" (۱۴۳۵ھ) آپ ہی کا استخراج کردہ ہے۔

مخدوم گرامی مرتبت حضرت علامہ سید محمد انور میاں دام ظلہ اپنے بزرگوں کے ادب واحترام کو اپنے لیے باعث سعادت سمجھتے ہیں، یوں بھی آپ کے خانوادے کا ہر فرد اپنے بزرگوں سے بے پناہ عقیدت اور اپنے بڑوں کا حددرجہ ادب واحترام کا قائل اور اس پر عامل ہے۔ آپ فر مایا کرتے ہیں کہ میرے پاس علم کا جو حصہ ہے یہ سب اپنے اساتذہ کی خدمت اور ان کے ادب واحترام ہی کا صدقہ ہے، میرے والد و مرشد نے مجھے یہی تعلیم دی تھی کہ اساتذہ کے ادب واحترام کا ہر حال میں خیال رکھنا، بس میں اسی پر عامل ہوں۔ آپ نے ایک مجلس میں فرمایا کہ مدرسہ فیض الرسول کے عہد طالب علمی میں اپنے گھر سے مدرسہ کے سفر پر تھا، بستی میں حضرت مفتی جلال الدین صاحب امجدی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوگئی، حضرت کے ہاتھ میں اٹیچی تھی، میں نے بڑھ کر اٹیچی اپنے ہاتھ میں لے لی، آپ منع کرتے رہے لیکن میں نے انہیں بس اسٹینڈ تک پہونچا کر بس میں سوار کر دیا، جب آپ بس میں سوار ہوگئے تو بڑے محبت آمیز لہجے میں فرمایا: سید صاحب! میں نے بڑے بڑے عالم و فاضل کو پڑھا کر فارغ کر دیا لیکن یہ ادب واحترام کہیں نہیں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضرت کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے اور حضرت کی علمی و دینی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم وصلی اللہ تعالیٰ علی آلہ وصحبہ اجمعین۔

۲ / ذی قعدہ ۱۴۳۶ھ
۱۸ / اگست ۲۰۱۵ء

محمد ساجد رضا مصباحی
خادم جامعہ صمدیہ دار الخیر پھپھوند شریف

فہرست مشمولات

صحاح ستہ اور ان کے مصنفین اک نظر میں

بخاری شریف

مصنف۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔

ولادت۔ شوال ۱۹۴ مطابق جولائی ۸۱۰ء ماوراءالنہر کے مشہور شہر بخارا میں ہوئی

مسکن۔ بخارا

وفات۔ یکم شوال ۲۵۶ھ / یکم ستمبر ۸۷۰

مدفن۔ ”خرتنگ“ میں ہے جو بخارا سے سمرقند جانے میں سمرقند سے تھوڑا پہلے پڑتا ہے۔

کل احادیث مع مکررات۔۷۲۷۵۔ کل غیر مکرر احادیث ۴۰۰۰[5]

مسلم شریف

نام مصنف: امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری

ولادت : ۲۰۶ھ/۸۲۱ء بمقام نیشاپور پیدا ہوئے

مسکن: نیشاپور (موجودہ ایران کا ایک شہر ہے)

وفات: ۲۴/ رجب المرجب ۲۶۱ھ، مطابق ۴/ مئی ۸۷۱ء بروز چہار شنبہ

مدفن: خراسان جو موجودہ وسط ایران کا ایک شہر ہے۔

کل احادیث: مع مکررات۔ ۷۵۳۳

---

(5) بستان المحدثین ص: ۲۷۱، ابن الصلاح بحوالہ تذکرۃ المحدثین سعیدی ص: ۲۰۴

کل غیر مکررات ۴۰۰۰[6]

جامع الترمذی

نام مصنف امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

ولادت ۲۰۹ھ/۸۲۴ء میں شہر ترمذ میں ہوئی

مسکن ترمذ شریف جو خراسان کا ایک شہر ہے

وفات ۱۳/رجب المرجب ۲۷۹ھ، مطابق ۸/اکتوبر ۸۹۲ء یک شنبہ

مدفن شہر ترمذ

کل احادیث ۱۲۰۸

سنن نسائی

مصنف۔ امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی

ولادت ۲۱۵ھ/مطابق ۸۳۰ء میں شہر نساء جو خراسان کا ایک شہر ہے۔

مسکن تحصیل علم سے فراغت کے بعد مصر میں مستقل بود و باش اختیار کرلی۔

وفات ۱۳/صفر ۳۰۳ھ مطابق ۲۷/اگست ۹۱۵ء میں رملہ میں انتقال ہوا، جنازہ مکہ شریف لایا گیا۔

مدفن صفا و مرہ کے درمیان مدفون ہوئے۔

کل احادیث ۵۷۵۷

سنن ابو داؤد

نام مصنف امام ابو داؤد سلیمان بن اسعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

---

(6) تہذیب التہذیب ج:۱۰، ص:۱۱۴، مقدمہ فتح الملہم ص ۱۹

ولادت ۲۰۲ھ مطابق ۸۱۷ء شہر سجستان میں ہوئی، جو قندھار کے قریب سندھ و ہرات کے درمیان واقع ہے۔

مسکن سجستان

وفات ۱۶/ شوال المکرم ۲۷۵ھ مطابق ۲۰/ فروری ۸۸۹ء بروز جمعہ مبارکہ

کل احادیث ۵۲۷۴

غیر مکررات ۲۸۱۲

سنن ابن ماجه

نام مصنف امام عبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ ربعی قزوینی

ولادت ۲۰۹ھ مطابق ۸۲۱ء میں شہر قزوین میں ہوئی

مسکن قزوین

وفات رمضان المبارک ۲۷۳ھ، مطابق ۸۸۷ء روز دوشنبہ کو ہوئی۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

تین خصلتیں جن سے ایمان کی حلاوت محسوس ہوتی ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلاَثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلاَوَۃَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءُ لاَ یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَن یَکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرِہُ اَنْ یُقْذَفَ فِی النَّارِ۔ [7]

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پالے گا (۱) اللہ عزوجل اور اس کا رسول اسے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں (۲) جس شخص سے بھی محبت کرے صرف اللہ کے لیے کرے (۳) کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ کفر کی طرف لوٹنے کو اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

تشریح۔ اس حدیث پاک میں ایمان کے مٹھاس سے فیض یاب ہونے کے لیے تین خصلتیں بیان کی گئی ہیں اور فرمایا گیا کہ جس کے اندر یہ

(7) صحیح البخاری: کتاب الایمان، باب حلاوۃ الایمان

خصلتیں موجود ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پالے گا۔ پہلی چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہے، اللہ سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ خالص اس کی پرستش کی جائے، عبادات کو اسی کے لیے خاص کیا جائے۔ اور اس کے حکم پر عمل کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت یہ ہے کہ ماں، باپ، اہل و عیال، مال و زر ہر چیز سے بڑھ کر آپ سے محبت کی جائے، آپ کے ارشادات میں آپ کی اطاعت و فرماں برداری کی جائے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روش تھی کیوں کہ اطاعتِ رسول کے بغیر محبت رسول کا دعویٰ باطل ہے۔

حدیث پاک میں دوسری خصلت یہ بیان کی گئی کہ مومن اگر کسی انسان سے محبت کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو اور دشمنی بھی خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، تیسری خصلت ایمان و اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنا ہے، حالات کیسے بھی ناساز گار ہوں، ایک سچا مومن ایمان کی دولت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ ایمان کی حفاظت اس کے لیے دنیا کی ساری چیزوں پر مقدم ہوا کرتی ہے۔

جس نے اللہ کے لیے محبت کی اس کا ایمان کامل ہو گیا

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ

فِقَدْاسْتَكْمَلَ الْاِيْمَان۔[8]

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضِی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی، اللہ تعالیٰ کے لیے دشمنی رکھی، اللہ تعالیٰ کے لیے دیا، اللہ تعالیٰ کے لیے منع کیا تو اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔

تشریح:

اس حدیثِ پاک میں سرکار دوعالم ﷺ نے اپنی امت کو درس دیا ہے کہ ایک مومن کا شیوہ یہ ہونا چاہیے کہ جب وہ دوستی کرے تو اس کی دوستی اللہ کے لیے ہو، وہ کسی سے دشمنی کرے تو اس کی دشمنی خالص اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہو، اگر مومن بندہ کسی کو کچھ دے تو یہ سمجھ کر دے کہ محتاج یعنی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے، اگر کسی کو کچھ دینے سے منع کرے تو اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشی کا خیال ہو، اگر کسی بندے نے اس طریقہ زندگی کو اپنا لیا تو وہ کامل ایمان والا ہو گیا۔

میں نیک کب کہلاوں گا؟

عَنْ عَبْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ

(8) سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ

اللّٰہِ مَتٰی اَکُوْنَ مُحْسِنًا قَالَ اِذَا قَالَ جِیْرَانُكَ اَنْتَ مُحْسِنٌ فَاَنْتَ مُحْسِن وَاِذَا قَالُوْا اِنَّكَ اَنْتَ مُسِیْءٌ فَاَنْتَ مُسِیْءٌ۔ (9)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ میں نیک کب بنوں گا؟فرمایا جب تیرا پڑوسی تجھے کہے کہ تو نیک ہے، اور جب وہ تجھے کہے کہ تو برا ہے تو برا ہے۔

تشریح:

اس حدیثِ پاک میں پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دی گئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جس کے پڑوسی اسے اچھا کہیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کے اخلاق اچھے ہیں اور جسے اس کے پڑوسی برا کہیں وہ برے ہیں۔

انسان کے اخلاق وعادات اور سلوک و برتاؤ کا اندازہ اس کے پڑوسی سے زیادہ کوئی نہیں لگا سکتا ، اس لیے اس حدیثِ پاک میں انسان کے اچھا یا برا ہونے کے بارے میں پڑوسی کی گواہی کو اہمیت دی گئی ہے۔

---

(9)سنن ابن ماجه كتاب الزهد

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہُ کُفْرٌ۔ (10)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ قتال کرنا کفر ہے۔

تشریح:

کسی مومن کو گالی دینا اسے بُرا بھلا کہنا اور بے وجہ اسے تکلیف پہنچانا اس سے جدال وقتال کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ہماری حفاظت فرمائے۔

اس پر اجماع ہے کہ مسلمان سے لڑنا کفر نہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا: ”وَ اِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَہُمَا“ (11)

ترجمہ: اگر مومنین کی دو جماعتیں آپس میں جنگ کریں تو ان میں صلح

(10) صحیح البخاری۔ وصحیح المسلم

(11) القرآن الکریم، الحجرات آیت ۹

کرادو۔

اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان سے لڑنا کفر نہیں، اس حدیث پاک میں مسلمان سے لڑنے پر کفر کا اطلاق تغلیظاً ہے، یا کفر سے مراد حق نا شناسی ہے، کیوں کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر لازم ہے کہ دوسرے مسلمان کے ساتھ مل جل کر رہے، جب مسلمان نے کسی مسلمان سے لڑائی کی تو اس نے اس کی حق تلفی کی۔ یا اس بنا پر اسے کفر کہا گیا کہ یہ کافروں کے فعل کے مشابہ ہے۔

دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔[12]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔

تشریح:

مومن کا مقصدِ اصلی آخرت ہونا چاہیے، دنیاوی زندگی کے آرام

(12) صحیح مسلم کتاب الزهد والرقاق

وآسایش چند روزہ اور فانی ہیں ، مومن دنیا کی تمام پریشانیوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتا ہے اس لیے کہ اس دنیاوی زندگی کی قید سے آزاد ہونے کے بعداس کے بدلے میں اسے جنت میں ہمیشہ کی نعمتیں حاصل ہوں گی، اس لیے اس حدیثِ پاک میں دنیا کو مومن کے لیے قید خانہ قرار دیا گیا۔ کافروں کے لیے جنت کی نعمتیں اور آخرت کی آسائشیں نہیں ہیں اس لیے وہ دنیا ہی میں عیش وآرام کے مزے لے لیتا ہے اس لیے ان کے لیے دنیا کو جنت قرار دیا گیا۔

مومن مومن کا آئینہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ اَخِیْهِ اِذَا رَاٰی فِیْهِ عَیْبًا اَصْلَحَهُ۔ (13)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے، جب وہ اس میں کوئی برائی دیکھتا ہے تو اس برائی کی اصلاح کر لیتا ہے۔

تشریح۔اس حدیث پاک میں مومن کو مومن کا آئینہ قرار دیا گیا ہے، جس طرح آئینے میں خامیاں دیکھ کر ان کی اصلاح کی جاتی ہے اسی طرح جب ایک مومن کسی

(13) اخرجه البخاری فی الادب المفرد

دوسرے مومن کے اندر شرعی عیوب کو دیکھتا ہے تو اس کی اصلاح کرتا ہے۔

پڑوسی کو ایذا پہنچانے والا کامل مومن نہیں

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ، قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔[14]

ترجمہ: حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں۔ خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں، عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ! فرمایا فرمایا جس کے پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ ہوں۔

تشریح:

رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے متعدّد احادیث میں بڑی تاکید کے ساتھ پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور انہیں ایذا پہنچانے سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے، اس حدیث پاک میں بھی سخت لب ولہجے میں فرمایا گیا کہ جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ ہوں وہ ایمان والا نہیں، یعنی کامل ایمان والا نہیں۔

---

(14) صحیح البخاری: کتاب الادب، ومسلم کتاب الایمان

کامل ایمان والا وہ ہے جس کی ایذا سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ یَدِهٖ۔ (15)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

تشریح:

یعنی کامل مسلمان وہ ہے جس کے ایذا سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں، کسی مسلمان بھائی کو گالی گلوچ کرنا جائز نہیں۔ ہاتھ کی ایذا رسانی میں چوری، ڈاکہ، مار پیٹ، اور قتل وغارت وغیرہ داخل ہیں۔ سماج میں گالی گلوچ کو تو عیب ہی نہیں سمجھا جاتا، جب کہ مسلمانوں کا اخلاق یہ ہونا چاہیے کہ وہ کسی کو ادنیٰ سی تکلیف بھی نہ پہنچائے، انہیں کوئی ایسی بات نہ کہے جس سے ان کے دل دکھیں، سرکار صلی اللہ علیہ سلم کی سیرت پاک میں دل جوئی اور ہم دردی کے بے شمار واقعات ملتے ہیں۔

مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں

(15)صحیح البخاری: کتاب الرقاق، ومسلم کتاب الایمان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ۔[16]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں (۱)سلام کا جواب دینا(۲)بیمار کی عیادت کرنا(۳)جنازہ کے ساتھ جانا(۴)اس کی دعوت قبول کرنا(۵)چھینک کا جواب دینا۔

تشریح:

یہ حدیثِ پاک عمدہ اخلاق کی تعلیم کے لیے بڑی جامع اور مفید ہے،ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ کیا برتاؤ ہونا چاہیے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس حدیث پاک میں واضح طور پر روشنی ڈالی ہے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان بھائی کو سلام کرے تو اس پر لازم ہے کہ سلام کا جواب دے ۔وہ بیمار ہو جائے تو عیادت اور مزاج پُرسی کے لیے جائے،کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو،کوئی مسلمان دعوت کرے تو اس کی دعوت قبول کی جائے۔کسی مسلمان کو چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہہ کر اس کا جواب دیا

(16)صحیح البخاری : کتاب الجنائز، ومسلم کتاب السلام

جائے۔

آخری زمانے میں ایمان کی حفاظت دشوار ہو جائے گی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا اَوْیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا، یَبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْیَا۔ [17]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نیک اعمال کرو ان فتنوں کے آنے سے پہلے جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے ، ایک شخص صبح مومن ہو گا اور شام کو کافر ہو جائے گا یا شام کو مومن ہو گا اور صبح کافر ہو جائے گا ، اور معمولی دنیاوی منفعت کے بدلے اپنا ایمان بیچ ڈالے گا۔

تشریح:

اس حدیث پاک میں حکم دیا گیا کہ عمل کرنے میں کوتاہی نہ کرو بلکہ جو بھی نیک کام کرنے کا موقع ملے اسے غنیمت جانتے ہوئے فوراً کرلو، اسے کل پر نہ ٹالو، کیوں کہ ایک زمانہ ایسا آجائے جب چاہ کر بھی نیک کام نہیں کیا جا سکے گا اور لوگ دنیا کے معمولی فائدے کے لیے اپنے ایمان کا سودا کرلیں گے۔ اس حدیثِ پاک سے

(17) صحیح المسلم کتاب الایمان

معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے نیک اعمال فائدہ نہیں پہنچاتے۔

علمِ غیبِ مصطفیٰ کا ثبوت

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَ اَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَہٗ وَ نَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ۔ (18)

ترجمہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آقا علیہ السلام ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آقا علیہ السلام نے مخلوقات کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے تک اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے سب احوال بتادئے جس نے انہیں یاد رکھا یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا بھلا دیا۔

تشریح:

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ رسولِ کریم ﷺ دنیا کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنت میں جانے اور جہنمیوں کے جہنم میں داخل ہو نے تک کی ساری خبریں جانتے ہیں، ایک دوسری روایت کے مطابق سرکارِ دوعالم ﷺ کو جنتیوں اور دوزخیوں کے نام کے ساتھ ان کے باپ دادا وغیرہ کے ناموں کا بھی علم ہے۔ اہلِ سنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ

(18) بخاری شریف

ہمارے رسول ﷺ اللہ کی عطا سے غیب کا علم رکھتے ہیں، اہلِ سنت کے اس عقیدہ پر یہ حدیث واضح دلیل ہے۔

انسان جس کے ساتھ محبت رکھے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہو گا

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّعْمَلَ کَعَمَلِھِمْ قَالَ اَنْتَ یَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ فَاِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہُ قَالَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ (19)

ترجمہ۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے، لیکن ان جیسا عمل نہیں کرسکتا۔آقاعلیہ السلام نے فرمایا :اے ابو ذر! تو ان کے ساتھ ہو گا جن سے تجھے محبت ہے، انہوں نے عرض کیا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔آقا علیہ السلام نے فرمایا :اے ابو ذر! تو یقینا ان کے ساتھ ہو گا جن سے تجھے محبت ہے۔

تشریح:

---

(19)ابو دائود،بزار،ابن حبان

اس حدیثِ پاک کا مفہوم یہ ہے کہ انسان دنیا میں جس کے ساتھ محبت کرے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا، اگرچہ اس کا ہر عمل اس کی طرح نہ ہو، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جو جلیل القدر صحابیِ رسول ہیں وہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ اور آپ سے محبت کرتا ہوں، تو اس پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تمھارا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تمہیں محبت ہے۔

اس قدر ذکرِ الٰہی کرو کہ لوگ دیوانہ کہنے لگیں

عَنْ اَبِی سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ۔ [20]

ترجمہ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔

تشریح

اس حدیثِ پاک میں بندوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ اللہ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس قدر کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہنے لگیں۔ دنیا کی ساری چیزیں

---

(20) احمد، ابن حبان، ابو یعلی

اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں، انسان چوں کہ ان سب میں افضل ہے لہذا اسے ان سب سے زیادہ ذِکرِ الٰہی کرنا چاہیے۔

سرکار ﷺ پر صبح وشام درود بھیجنے والے کو شفاعت نصیب ہوگی

عَنۡ اَبِی الدَّرۡدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ حِیۡنَ یُصۡبِحُ عَشۡرًا وَحِیۡنَ یُمۡسِیۡ عَشۡرًا اَدۡرَکَتۡہُ شَفَاعَتِیۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ۔[21]

ترجمہ۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔

تشریح

نبی کریم ﷺ پر درودِ پاک پڑھنا بڑی سعادت کی بات اور خیر وبرکت کا سبب ہے۔ بلکہ کثرت سے درودِ پاک پڑھنے کو اس حدیثِ پاک میں قیامت میں سرکار ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ قرار دیا گیا۔ ہمارے سلف وصالحین کثرت سے درودِ پاک پڑھنے کے پابند ہوا کرتے تھے، ہمیں بھی درودِ پاک کثرت سے پڑھنا چاہیے۔

سرکار ﷺ پر دورود بھیجنا باطنی پاکیزگی کا سبب ہے

(21) طبرانی ترغیب وترھیب

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَیَّ زَكَاةٌ لَكُمْ.[22]

ترجمہ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر درود پڑھا کرو بلا شبہہ مجھ پر درود پڑھنا تمھارے لیے پاکیزگی کا باعث ہے۔

تشریح:

درود و سلام کے بے شمار فوائد و برکات ہیں، دین و دنیا اور قبر و آخرت سب بھلائیاں اس کی بدولت حاصل ہوتی ہیں، اس حدیثِ پاک میں درود شریف پڑھنے کے فوائد و برکات میں سے ایک اہم فائدے کا ذکر کیا گیا کہ درود شریف پڑھنے والے انسان کو دیگر سعادتوں کے ساتھ ایک اہم فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ اس کا باطن پاکیزہ ہو جاتا ہے۔

اللہ پر پرندوں کی طرح توکل کرو

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ

(22) ابن ابی شیبہ، ابو یعلی

حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا۔[23]

ترجمہ۔ حضرت عمرابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ پر اسی طرح بھروسہ کرتے جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق دیا جاتا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔

تشریح

اس حدیثِ پاک میں اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اور ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ پر تمہارا توکل مکمل ہونا چاہیے، اگر تمہارے اندر کامل توکل پیدا ہو جاتا تو تمہیں پرندوں کی طرح رزق دیا جاتا کہ پرندے صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس ہوتے ہیں۔

حدیثِ پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پر بھروسہ کرنے کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ اسباب و وسائل کو مکمل ترک کر دیا جائے، بلکہ اسباب و وسائل کا سہارا لیا جائے پھر اللہ پر بھروسہ کیا جائے۔

سرکار ﷺ نے دو بار چاند کے دو ٹکڑے کیے

(23) ترمذی، ابن ماجہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ۔ (24)

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہلِ مکہ نے حضور علیہ السلام سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آقا علیہ السلام نے انہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔

تشریح

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم ترین معجزات میں سے ایک معجزہ چاند کے دو ٹکڑے کرنا بھی ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سارے معجزات عطافرمائے۔ جوآپ کی نبوت کی صداقت پر دلیل ہیں۔

فسادِامت کے وقت سنت پر عمل کرنے کااجر

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔ (25)

(24) بخاری،مسلم،نسائی

(25) بیہقی شریف

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے میری سنت پر مضبوطی سے عمل کیا اس وقت جب میری امت فساد میں مبتلا ہو چکی ہو گی تو اس کے لیے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔

تشریح

اس حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ امت جب فتنہ وفساد میں مبتلا ہو جائے گی اور سنتوں کو بے دریغ چھوڑا جانے لگے گا یہاں تک کہ اگر کوئی کسی سنت پر عمل کرے تو لوگ اس کا مذاق بنانے لگیں گے تو ایسے حالات میں سنت پر مضبوطی سے قائم رہنا اور فرائض کے ساتھ ساتھ سنتوں کی بھی پابندی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ سو شہیدوں کا ثواب مرحمت فرمائے گا۔ اس حدیث سے سنت کی اہمیت کا پتہ چلا کہ سنتوں کی کیا اہمیت وفضیلت ہے، لہذا فرائض کے ساتھ ساتھ سنتوں کا بھی سختی سے اہتمام کیا جائے۔

احیاے دین کے لیے علم حاصل کرنے والوں کی فضیلت

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ يُحْيِيْ بِهِ الْاِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ اِلَّا دَرَجَةً۔

ترجمہ۔ حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے علم حاصل کیا تا کہ اس سے اسلام کو زندہ کر سکے اس

کے اور انبیاء کے درمیان سوائے ایک درجہ کے کوئی فرق نہیں ہو گا۔

تشریح

اس حدیثِ پاک میں علم حاصل کرنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ ایسا علم جس کے ذریعہ دینِ اسلام کو زندہ رکھا جائے یعنی اس کا فروغ ہواس علم کے حاصل کرنے بڑی فضیلتوں کے مستحق ہیں۔

انبیاے کرام اپنی دعوت وتبلیغ کے ذریعہ دین کو پھیلانے کا کام انجام دیتے رہے، انبیاے کرام کے بعد علماے دین اس فریضہ کوانجام دے رہے ہیں، اس لیے اس حدیثِ پاک میں ان کی اس فضیلت کا ذکر ہوا۔ یعنی جو علماے کرام احیاے دین کے لیے علمِ دین حاصل کریں انہیں انبیاے کرام کا قرب حاصل ہو گا۔

اطاعتِ رسول ہی اطاعت الٰہی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ۔ (26)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نا

(26) بخاری ومسلم

فرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

تشریح

اطاعت:۔ کہتے ہیں بات ماننے اور پیروی کرنے کو۔

معصیت:۔ کہتے ہیں بات نہ ماننے اور پیروی نہ کرنے کو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری بات مانی اس نے اللہ تعالیٰ کی بات مانی اور جس شخص نے میری بات نہیں مانی اس نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امت کو اسی بات کا حکم دیتے ہیں جس بات کی اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی فرماتا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اللہ تعالیٰ ہی کی بات ہے لہذا جس نے حضور علیہ السلام کی بات مانی اس نے اللہ تعالیٰ کی بات مانی اور جس نے حضور علیہ السلام کی بات نہیں مانی اس نے اللہ کی بات نہیں مانی۔

سرکار ﷺ کی افضلیت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ،فَقَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ [27]

(27)۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے لوگوں کو صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا ازراہِ شفقت۔ صحابہ نے عرض کیا: حضور تو صومِ وصال رکھتے ہیں، آقا ﷺ نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں، مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔

تشریح:

صوم وصال:۔ کہتے ہیں بغیر کچھ کھائے پیے مسلسل روزے رکھنا یعنی نہ دن میں کچھ کھانا اور نہ رات میں اور مسلسل روزہ رکھنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھا۔ آپ کو دیکھ کر صحابہ کرام نے بھی صوم وصال رکھ لیا لیکن صحابہ کرام بہت کمزور ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مشقت کی وجہ سے صوم وصال رکھنے کو منع فرمایا: تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے پھر ہمیں منع کیوں فرما رہے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ نے فرمایا: میں تمھاری طرح نہیں ہوں بیشک مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے یعنی مجھے اللہ تعالیٰ صوم وصال رکھنے کی طاقت دیتا ہے۔ تمھارے اندر یہ طاقت کہاں۔

اس حدیث میں حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: میں تمھاری طرح نہیں تو جب کوئی صحابی رسول اللہ ﷺ کی طرح نہیں تو ان کے بعد کا کوئی شخص کس طرح سرکار کے مثل ہو سکتا ہے۔

زیارتِ قبور کا حکم

عَنِ ابنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ۔ (28)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہیں زیارت قبور سے منع کیا کرتا تھا، اب زیارت کیا کرو، کہ یہ دنیا میں زاہد بناتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے

تشریح: ابتدائے اسلام میں بعض مصلحتوں کی بنیاد پر زیارتِ قبور کی ممانعت تھی پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کی زیارت کا حکم دیا، کیوں کہ قبروں پر حاضری آخرت کی یاد دلاتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی کا باعث ہوتی ہے۔ اس حدیث پاک سے زیارت قبور کا جواز اور اس کے فوائد معلوم ہوتے ہیں۔

میت کی طرف سے صدقہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِیْ مَاتَ وَتَرَکَ مَالاً وَلَمْ یُوْ صِ فَھَلْ

(28)۔ ابن ماجہ ص:۴۱۷

يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ۔[29]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ آقا علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے اور اس نے وصیت بھی نہیں کی، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا یہ صدقہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا؟ آقا علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مردے کی طرف سے صدقہ کیا جائے یعنی مردے کی طرف سے ثواب کی نیت سے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا جائے تو اس سے مردے کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

اس حدیث سے تیجے، دسویں، بیسویں، چالیسویں اور برسی کی فاتحہ بھی ثابت ہو گئی۔ کیوں کہ ان مواقع پر لوگ میت کے نام سے شیرینی کا انتظام کرتے کھانا تیار کراتے اور قرآن خوانی کراتے ہیں پھر بعد فاتحہ غربا، فقرا اور دیگر مسلمانوں کو وہ شیرینی اور کھانا ثواب کی نیت سے کھلاتے ہیں تو اس حدیث کی روشنی میں ان اعمال سے بھی مردے کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

قرآن شریف اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفیع ہوگا

(29)۔مسلم ونسائی

عَنْ اَبِی اُمَامَـةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْـهُ قَـالَ سَمِعْـتُ رَسُـوْلَ اللّٰهِ صَـلَّی اللّٰهُ عَلَیْـهِ وَسَـلَّمَ یَقُـوْلُ اِقْـرَؤُوا الْقُـرْآنَ فَاِنَّـهٗ یَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعاً لِاَصْحَابِهٖ۔[30]

ترجمہ۔

ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن پاک پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔

تشریح

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھا کرو! کیوں کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ میدان محشر میں بندوں کا حساب لے رہا ہو گا تو قرآن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے پڑھنے والوں کی سفارش لے کر آئے گا کہ اے اللہ تو انہیں معاف کر دے یہ مجھے پڑھا کرتے تھے۔

جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّـاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَـا قَـالَ قَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَـلّٰی اللّٰهُ عَلَیْـهِ وَسَـلَّمَ اِنَّ الَّـذِیْ لَـیْسَ فِیْ جَوْفِـهٖ شَیْءٌ

(30)۔مسلم شریف

مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔ (31)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضِی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا وہ شخص جس کے دل میں قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

تشریح

جس طرح ویران گھر میں نور و رونق اور خیر و برکت بالکل نہیں ہوتی اسی طرح جو دل قرآن سے خالی ہو اس میں ایمانی نور و رونق و خیر و برکت بالکل نہیں ہوتی۔ لہذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے دلوں میں قرآن محفوظ کر کے انہیں آباد، بارونق اور منور بنائیں۔

افضل ذکر اور دعا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ (32)

ترجمہ: حضرت جابر ابن عبداللہ رضِی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آقا علیہ

(31) ترمذی شریف

(32) ترمذی شریف

السلام نے فرمایا: بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔

تشریح

اس حدیث پاک میں افضل ذکر لا الہ الا اللہ کو قرار دیا گیا، دیگر اذکار کی فضیلتیں اپنی جگہ مسلم لیکن لا الہ الا اللہ افضل ذکر ہے اس لیے وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ذکر پر مشتمل ہے، الحمد للہ کو بہترین دعا اس لیے کہا گیا کہ وہ حمدِ باری تعالیٰ پر مشتمل ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِیْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (33)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ایک دن میں سو دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

تشریح

(33) بخاری و مسلم

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت بڑا فضل فرمانے والا اور ان کے گناہوں کو اس قدر معاف فرمانے والا ہے کہ اگر بندہ مومن سچے دل کے ساتھ ایک دن میں سو مرتبہ "سبحان اللہ و بحمدہ" پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔

باقی رہنے والی نیکیاں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِسْتَکْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِیَاتِ الصَّالِحَاتِ قِیْلَ وَمَا ھُنَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ اَلتَّکْبِیْرُ وَالتَّھْلِیْلُ وَ التَّسْبِیْحُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ۔[34]

ترجمہ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) زیادہ سے زیادہ جمع کرو عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ کون سی ہیں فرمایا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا۔

---

(34) ابن حبان و احمد

تشریح

تکبیر وتہلیل، تسبیح وتحمید اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ کاورد کرنا باقی رہنے والی نیکیاں ہیں جو میدان محشر میں مسلمانوں کے کام آئیں گی، لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ کثرت کے ساتھ تکبیر وتہلیل وغیرہ کیا کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں جمع ہوجائیں۔

کسی کی زمین غصب کرنے کا وبال

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يَطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: حضرت سعید بن زید نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین ظلماً دبائے گا اسے قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

تشریح: حضور ﷺ نے اس شخص کو سخت عذاب کی وعید سنائی ہے جو کسی شخص کی ایک بالشت زمین پر زبردستی قبضہ کرے۔کہ اس قبضہ کرنے والے کو سات زمینوں کا ہار پہنایا جائے گا۔اگر کسی شخص کو ایک زمین کا ہار

پہنایا جائے بلکہ ایک زمین کے کروڑویں حصے کا ہار بنا کر پہنایا جائے تب بھی وہ اس کے وزن کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتا اور جسے سات زمینوں کا ہار پہنایا جائے اس کی تکلیف و مشقت کا عالم کیا ہوگا۔ اور سات زمینوں کا ہار پہنانے کا عذاب اس کے لیے ہے جو صرف ایک بالشت جگہ پر زبردستی قبضہ کرے اور جو کسی کی پوری زمین پر قبضہ کرلیتا ہے اس کے عذاب کا عالم کیا ہوگا؟

زمین کے غاصب کو ساتوں زمینوں کی تہ تک دھنسادیا جائے گا

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ۔ (35)

ترجمہ:

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص دوسرے کی زمین کا کچھ حصہ ناحق دبالے تو اسے قیامت کے دن ساتوں زمینوں کی تہ تک دھنسادیا جائے گا۔

تشریح: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کسی کی زمین غصب کرنا اور ناحق قبضہ کرلینا شریعت مطہرہ کی نظر میں بہت بڑا جُرم ہے جس کی سزا

(35) بخاری شریف

یہ ہے کہ قیامت کے دن ایسے شخص کو زمین کی ساتویں تہ تک دھنسا دیا جائے گا، لہذا ہمیں چاہیے کہ کسی کی زمین یا اس کا مال ناحق نہ لیں اور اس طرح کے گناہوں سے اپنے آپ کو بچائیں۔

اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔ (36)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آقا علیہ السلام نے فرمایا جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو، کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو، (وہ عمل یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔

تشریح

اس فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پتہ چلا کہ سلام کرنے سے آپسی

---

(36) بخاری شریف

الفت و محبت اور بھائی چارگی پیدا ہوتی ہے، اور مسلمانوں کا ایک دوسرے سے محبت کرنا یہ ان کے ایمان کے پختہ ہونے کی دلیل ہے جو جنت میں لے جانے والی ہے۔ لہذا ہمیں ایک دوسرے کو سلام کرنا چاہیے اور سلام کو زیادہ سے زیادہ پھیلانا چاہیے۔

سلام میں پہل کرنے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسَ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مَنْ بَدَأَھُمْ بِالسَّلَامِ۔ (37)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

تشریح: اس حدیثِ پاک سے سلام کرنے کی اہمیت اور سلام میں پہل کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے، نیز اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ سلام میں پہل کرنے والا مقام و مرتبہ کے لحاظ سے جواب دینے والے سے بہتر ہے، لہذا ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کو سلام کرنے میں پہل کرنا چاہیے۔

---

(37) ابوداؤد شریف

جب گھر میں داخل ہو تو سلام کیا کرو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِکَ فَسَلِّمْ تَکُنْ بَرَ کَۃً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ۔ (38)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ السلام نے انھیں فرمایا کہ بیٹے جب گھر میں داخل ہو تو گھر والوں لو سلام کیا کرو یہ تمھارے لیے اور تمھارے گھر والوں کے لیے باعثِ برکت ہو گا۔

تشریح:

اس حدیثِ پاک میں ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جب ہم اپنے گھروں میں داخل ہوں تو گھر والوں کو سلام کریں جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ سلام کرنے والوں پر بھی برکتوں ورحمتوں کا نزول ہو گا اور گھر والے رحمت وبرکت کی دولت سے مالا مال ہوں گے۔

روزہ دار کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قال قال رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَاِحْتِسَاباً غُفِرَ لَہٗ

(38) ترمذی شریف

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ (39)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

تشریح

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ ایمان و عقیدے کی درستگی کے ساتھ پروردگار کی رضامندی و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جو شخص روزہ رکھتا ہے پروردگارِ عالم اس کے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے، لہذا ہمیں چاہیے کہ جب رمضان کا مقدس مہینہ تشریف لائے تو اس کا احترام کریں اور طلب ثواب کی نیت اور اللہ تعالٰی کی رضا کے لیے پورے ماہِ رمضان کا روزہ رکھیں۔

روزہ مومن کے لیے ڈھال ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ جُنَّۃٌ حِصْنٌ حَصِیْنٌ مِنَ النَّارِ۔ (40)

---

(39) بخاری ومسلم

(40) بیہقی شریف

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ آقا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا روزہ ڈھال ہے اور دوزخ کی آگ سے بچانے کے لیے محفوظ قلعہ ہے۔

تشریح

اس حدیث پاک میں بھی روزے کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ روزہ مومن کے لیے عذاب الٰہی سے بچانے کے لیے ڈھال ہے اور محفوظ قلعہ ہے یعنی جس طرح محفوظ قلعہ میں انسان امن وامان محسوس کرتا ہے اسی طرح روزہ دار انسان جہنم کے عذاب سے مامون ہوجاتا ہے۔

بغیر دیکھے ایمان لانے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰی لِمَنْ رَأٰنِیْ وَآمَنَ بِیْ وَطُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ۔ (41)

ترجمہ:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا: خوش خبری اور مبارک باد ہو اس کو جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لے آیا اور سات بار خوش خبری اور مبارک باد ہو اس کو جس نے مجھے نہیں

(41) احمد و ابن حبان

دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔

تشریح:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام امت میں افضل و اعلیٰ ہیں، غیر صحابی صحابی کے مقام و مرتبے تک پہنچ نہیں سکتا، صحابہ کرام نے سرکار کا دیدار کیا ان کا زمانہ پایا یہ ان کا بڑا اشرف ہے۔ صحابہ کرام کے بعد امت کے دوسرے افراد سرکار ﷺ کی زیارت کیے بغیر آپ کی صداقت و حقانیت پر ایمان لائے، اس حدیثِ پاک میں ان کی فضیلت کا ذکر ہے

سوادِ اعظم کی پیروی کرو

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِيْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَأَيْتُمْ اِخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ۔ (42)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بے شک میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی تو اگر تم ان میں اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ سب سے بڑی جماعت کو اختیار کرو۔

تشریح

(42) ابن ماجہ شریف

اس حدیث پاک میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سوادِ اعظم یعنی اہل سنت و جماعت پر قائم رہنے کا حکم دیا ہے اور ارشاد فرمایا کہ جب لوگوں کو اختلاف میں مبتلا دیکھو تو تم سوادِ اعظم (بڑی جماعت) یعنی اہل سنت و جماعت کے عقائد پر قائم رہنا، کیوں کہ میری امت کے اکثر لوگ جس راستے پر ہوں وہ گمراہی کا راستہ نہیں ہو سکتا۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی فضیلت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَطَافَ بِهٖ اَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ۔ (43)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حجام آقا علیہ السلام کے سر مبارک کے بال کاٹ رہا تھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آقا علیہ السلام کے گرد گھوم رہے تھے اور ان کی کوشش یہ تھی کہ آقا علیہ السلام کا ایک بھی بال مبارک زمین پر نہ گرنے پائے، بلکہ کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آجائے۔

(43) مسلم شریف

تشریح

اس حدیث پاک میں صحابہ کرام کی سرسار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حد درجہ محبت کا تذکرہ ہے یہ سرکار کے موئے مبارک کو بطور تبرک محفوظ کرنے کو سعادت سمجھتے تھے اور اس کے برکات انہیں حاصل ہوتے تھے۔ آج بھی سرکار کے موئے مبارک سے فیوض وبرکات حاصل کیے جاتے ہیں۔ اس حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔

حسن اخلاق سے بڑھ کر میزان میں بھاری کوئی چیز نہیں۔

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ اِلَی الْمِیْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ۔ (44)

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا: حسن اخلاق سے بڑھ کر میزان میں بھاری کوئی چیز نہیں۔

تشریح

اس حدیث پاک میں حسن اخلاق کی فضلیت و اہمیت کا بیان ہے۔ حسن اخلاق جہاں دنیا میں اچھے سماج و معاشرہ کو جنم دیتا ہے وہیں آخرت میں میزان عمل کو بھر کر بندہ مومن کو کامیاب کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لہذا ہمارا اخلاق اعلیٰ اور عمدہ ہونا چاہیے۔

(44) ترمذی شریف

والدین جنت بھی ہیں اور جہنم بھی

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِھِمَا قَالَ ھُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ۔ (45)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والدین کا اپنی اولاد پر کتنا حق ہے، آقا علیہ السلام نے فرمایا: وہ دونوں تیری جنت ہیں اور دوزخ ہیں، یعنی ان کی خدمت کر کے جنت حاصل کرو یا نافرمانی کر کے دوزخ کے مستحق ہو جاؤ۔

تشریح

اس حدیث پاک میں والدین کی عظمت و فضیلت بیان کی گئی ہے۔ والدین کی خدمت کی جائے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے تو اس کے بدلے اللہ ہمیں جنت عطا فرمائے گا اور اگر کوئی شخص والدین کو ستائے یا انہیں کسی بھی طرح ناراض کرے تو اس کا یہ عمل اسے جہنم میں لے جائے گا۔ اسی مفہوم کے اعتبار سے والدین کو اولاد کے لیے جنت اور جہنم قرار دیا گیا۔

(45) ابن ماجہ شریف

جامعہ صمدیہ۔۔۔۔مختصر تعارف

جامعہ صمدیہ حضور حافظ بخاری خواجہ سید عبد الصمد چشتی قدس سرہ انورانی کے نامِ نامی سے منسوب ایک عظیم دینی قلعہ اور معیاری تعلیم و تربیت کا گہوارہ ہے، جس کی بنیاد ۱۹۹۵ء میں انجمن چشتیہ مصباحیہ کے سرپرست اور آستانہ عالیہ صمدیہ کے سابق سجادہ امام الکاملین سید المتوکلین عارف باللہ حضرت علامہ شاہ سید محمد اکبر میاں چشتی رضی اللہ نے اپنے دستِ اقدس سے رکھی، بحمدہ تعالیٰ یہ ادارہ آج بھی ان ہی کے روحانی فیوض و برکات سے اپنی بے سرو سامانی کے باوجود انتہائی شان و شوکت کے ساتھ منزل مقصود کی جانب رواں دواں ہے۔

جامعہ صمدیہ میں درس نظامی (اعدادیہ تا فضیلت) شعبہ افتاء، شعبہ حفظ و قراءت کی تعلیم کا باضابطہ انتظام ہے۔ان شعبوں میں طلبہ کی تعداد حسبِ ذیل ہے:

ا۔شعبہ تربیت افتاء	8
۲۔شعبہ درس نظامی	250
۳۔شعبہ حفظ	153

ان شعبہ جات میں درج ذیل اساتذہ کرام ہمہ وقت تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں۔

ا۔ حضرت علامہ مفتی محمد انفاس الحسن صاحب چشتی صدر المدرسین ڈیرہ پور کان پور دیہات

۲۔ حضرت مولانا سید محمد مظفر چشتی صاحب آستانہ عالیہ صمدیہ مصباحیہ پھپھوند

شریف

۳۔ حضرت مولانا سید غلام عبد الصمد چشتی صاحب آستانہ عالیہ صمدیہ مصباحیہ پھپھوند شریف

۴ ۔ حضرت مولانا محمد ساجد رضا مصباحی صاحب، اتر دیناج پور بنگال

۵۔ حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی صاحب، مظفر پور بہار

۶۔ حضرت مولانا امیر الحسن چشتی صاحب ، بہرائچ شریف یوپی

۷۔ حضرت مولانا خلیل اللہ نظامی مصباحی صاحب، بستی یوپی

۸۔ حضرت مولانا محمد اسرائیل مصباحی صاحب، خیر آباد سیتاپور

۹۔ حضرت مولانا مجیب عالم مصباحی صاحب، رام پور یوپی

۱۰۔ حضرت مولانا احکام علی چشتی صاحب، بہرائچ شریف

۱۱۔ حضرت مولانا محمد عابد چشتی صاحب، راٹھ ہمیر پور

۱۲۔ حضرت مولانا گلشاد چشتی صاحب، گھاٹم پور کان پور دیہات

۱۳۔ حضرت مولانا توقیر چشتی صاحب اتر دیناج پور بنگال

۱۴۔ حضرت مولانا آفتاب عالم صمدی صاحب، گوپی گنج

۱۵۔ حضرت قاری عبد الحمید صاحب، پھپھوند شریف

۱۶۔ حضرت قاری ایوب صاحب، بہرائچ شریف یوپی

۱۷۔ حضرت حافظ سرتاج صاحب، دلیل نگر اوریا یوپی

۱۸۔ حضرت حافظ ہاشم صاحب، موہاری جالون یوپی

بحمدہ تعالیٰ ہر سال جامعہ سے درجہ فضیلت، عالمیت، شعبہ تربیت افتا سے

فارغ ہونے والے طلبہ کو خلعت و دستار سے نوازا جاتا ہے، جو ملک کے مختلف گوشوں میں علمی اور تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جامعہ کا ماہانہ خرچ پانچ لاکھ روپے ہے۔ اس گلشنِ علم وفضل و سرسبز و شاداب رکھنے اور اس کاروانِ علم وفن کو دوام واستحکام بخشنے کے لیے اہلِ خیر کے مخلصانہ تعاون کی ضرورت ہے۔

سید محمد انور چشتی
خادم جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف